ڈاکٹر اثرالاسلام سید (امیر جنت پاکستان پارٹی)

اللہ کی زمین اللہ کا نظام
رزق کی مساوی تقسیم
چیف ایڈیٹر: صدام حسین
ہفت روزہ
جنت پاکستان نیوز
ڈاکٹر اثرالاسلام سیّد
4اپریل تا 10اپریل
شمارہ نمبر 56

دوسرا رخ ۔۔۔ فکری جاہلیت

فکری جاہلیت اس ملک کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ یہاں پڑھے لکھے جاہلوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ ترقی یافتہ دنیا نصاب تعلیم کے لئے ذریعے اپنی نسلوں کو روشنی اور شعور دیتی ہے۔ جبکہ ہم روایتی مغالطہ پاکستان اور خود ساختہ قصوں کہانیوں کو تعلیم کے نام پر مسلط کر کے جاہلیت کو بدستور بڑھا رہے ہیں۔ رٹا بازی اور سوال اٹھانے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک میں ہر سطح پر رٹو طوطے مسلط ہو چکے ہیں۔ جو اس ملک کے جاہل عوام کو مزید جاہل رکھنے کے منصوبے مسلط کرتے رہتے ہیں۔ دنیا اب ایک کلک پر معلومات کے خزانوں تک رسائی حاصل کر چکی ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے کے لوگوں کو سوائے ٹک ٹاک اور پورن دیکھنے کے سمارٹ فون کا کوئی دیگر استعمال آتا ہی نہیں۔ عمران خان نے بھی پہلے والے گدھ قسم کے سیاستدانوں کی طرح سوائے اس ملک کے عوام کو جاہل رکھنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ بلکہ پنکی پیرنی کا ایک نیا ایجنڈا مسلط کر دیا۔ پہلے اس ملک کا فکری بیڑا غرق بھٹو اور پھر ضیاء الحق نے کیا۔ جس کے نتائج ہم بھگت رہے تھے کہ اس عمران نے اب ببول کے ایسے بیج بو دیے ہیں جن کے کانٹے ہم اگلی دہائیوں تک چنتے رہیں گے۔ یہ ملک مکمل غلام ملک ہے۔ ہمارا کوئی فیصلہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس ملک میں معاشی ناہمواری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ نالائق حکمران ہمیشہ جب ہر طرف سے ناکام ہوتے ہیں تو قومی نظریہ اور مذہبی عقائد کی بناء پر عوام کو جذباتی۔ عقیدتی اور نظریاتی طور پر ذہنی و جذباتی بلیک میل کر کے اپنے ناکام و نامراد افعال کو چھپاتے ہیں۔ اپنی کارکردگی پر بات کرنے کی بجائے سابقہ حکومتوں کو چور چور چور کہتے رہنے سے ملک کے عوام کو کیا فائدہ مل رہا ہے۔؟ جبکہ وہی چوروں کے ممبران لے کر الیکٹیبلز کے ذریعہ اسٹیبلشمنٹ نے بھان متی کا کنبہ جوڑ کر ملک میں ایک نئے علی بابا کا اضافہ کر دیا۔ جس کے 40 چور وہی ہیں۔ یا پہلے والوں سے ملتے جلتے بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں۔ اس ملک کا سب سے بڑا المیہ پڑھے لکھے طبقہ کے نام پر جاہلیت کے دیوے ہیں۔ جو باقی معاشرے کو بھی اس جاہلیت کی آگ میں جھونکتے جا رہے ہیں۔

تحریر: میاں جاوید اقبال

حقیقت پسندی

اس دُنیا میں اللہ کے آپ پر راضی ہونے کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ آپکے پاس بنگلہ کوٹھی ہو، گاڑی ہو، کاروبار ہو، آپکی مارکیٹز ہوں، بنک بیلنس ہو کیونکہ یہ سب تو اکثر چور ڈاکو سود خور غلہ خور رشوت خور غاصبین کے ٹولے کے پاس ہر آئے دن دیکھنے کو ملتا ہے اس لیئے یہ سوچ کر اپنا دل چھوٹا مت کریں اگر آپکے اندر احساس جاگتا ہے کسی دوسرے کے لیئے انسانیت بیدار ہے معاشرے کے لیئے دکھ درد رکھتے ہیں آس پاس والوں کے لیئے مدد کر دیتے ہیں مسافر یتیم مسکین کی اپنی طاقت کے مطابق بس سمجھ لیں اللہ آپ سے راضی ہے اور آپ اسکے پسندیدہ بندے ہیں، اس کائنات میں اپنا آپ پہچان کر اور اللہ کیا ہے اور کیا چاہتا ہے اس کی منشاء جان کر جینا سیکھیں، کبھی ضمیر ملامت نہیں کرے گا۔ اور آپ افسردگی کا شکار نہیں ہوں گے۔

تحریر: شکیل سالک

قومیں کب ترقی کرتی ہیں؟

اداریہ

قوموں کے عروج وزوال کی داستانیں اگر چہ فطری قانون کے مطابق ہوتی ہیں تاہم اس میں اسباب و عوامل کو بھی کافی عمل دخل حاصل ہے۔ کسی بھی قوم کے عروج وزوال میں بے شک بہت سے اسباب وعوامل فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔

بے شک کسی ملک کا معیاری تعلیمی نظام ہی اسکی ترقی کی ضمانت بھی ہوسکتا ہے، اس لیے اگر اساتذہ اور علم کی قدر کرنا جاننا ہو تو چائنہ، جاپان، انگلینڈ کے ممالک سے سیکھیں کہ کس طرح استاد کی عزت اور کس طرح تعلیمی معیار بہتر سے بہترین کیا جا سکتا ہے۔ جاپان کی مثال لے لیں تیسری جماعت تک بچوں کو ایک ہی مضمون سکھایا جاتا ہے اور وہ "اخلاقیات" اور "آداب" ہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا:

"جس میں ادب نہیں اس میں دین نہیں"۔ مجھے نہیں معلوم کہ جاپان والے حضرت علیؓ کو کیسے جانتے ہیں اور ہمیں ابھی تک ان کی یہ بات معلوم کیوں نہ ہو سکی۔ بہر حال، اس پر عمل کی ذمہ داری فی الحال جاپان والوں نے لی ہوئی ہے۔ ہمارے ایک دوست جاپان گئے اور ایئر پورٹ پر پہنچ کر انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ ایک استاد ہیں اور پھر ان کو لگا کہ شاید وہ جاپان کے وزیر اعظم ہیں۔

اشفاق احمد صاحب کو ایک دفعہ اٹلی میں عدالت جانا پڑا اور انہوں نے بھی اپنا تعارف کروایا کہ میں استاد ہوں وہ لکھتے ہیں کہ جج سمیت کورٹ میں موجود تمام لوگ اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ اس دن مجھے معلوم ہوا کہ قوموں کی عزت کا راز استادوں کی عزت میں ہے۔ آپ یقین کریں استادوں کو عزت وہی قوم دیتی ہے جو تعلیم کو عزت دیتی ہے اور اپنی آنے والی نسلوں سے پیار کرتی ہے۔

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

ہم عوام نہ جی رہے نہ مر رہے ہیں بلکہ عام آدمی سے لیکر وزیر اعظم تک سب قرضے لے رہے ہیں اور قرضوں کے بوجھ تلے ہم غلامی کی دلدل میں سسکتی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ جہاں فکری، شعوری، معاشی، معاشرتی، تعلیمی نظام کے خلاف آواز اٹھانا "آ بیل مجھے مار" کے مترادف ہے۔ آواز اٹھانے والا دوسرے، تیسرے دن اس شخص کا پتہ نہ معلوم افراد کے فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔

یہاں ووٹ کے ساتھ ساتھ قلم بکتا ہے، ایوانوں، عدالتوں اور کچہری میں نوٹ پر ضمیر فروش جج، سینیٹر، وکیل بکتے ہیں۔ یہاں سود، رشوت، دھوکہ، فریب، جھوٹ، ملاوٹ، کو ہوشیاری عقلمندی سمجھا جاتا ہے۔ بقول شاعر

گلشن کی بربادی کیلیے ایک ہی الو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہوگا

یونیورسٹیاں اور کالجز ایسے لگتے ہیں کہ علمی درسگاہ نہیں بلکہ جیسے کوئی میوزیم، نیشنل پارک ہے جہاں فیشن شو اور انجوائمنٹ کیلیے کالجز، یونیورسٹیاں تک جا کر حاضری لگائیں اور بس کام ختم، پڑھائی جنات کرینگے؟ کوئی سسٹم نہیں ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جس کا دل چاہے امتحان دے چاہے تو کسی اور کو اپنی جگہ بھیج دے یا پھر دولت کا استعمال کرکے بڑی سے بڑی ڈگری حاصل کرلے۔ نوکریاں قابلیت کی بنیاد پر کم اور سفارش ورشوت سے زیادہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

کچھ روز قبل اسلام آباد میں اساتذہ کرام الاؤنس اور تنخواہ بڑھانے کے لیے سڑکوں پر نکلے جو کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے تھیں۔۔۔ اس پر ہمارے بے وقوف رہنما نے لاٹھی چارج کروائی افسوس۔

تحریر: مہر صدام حسین

اسمِ رجال

آیت: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا یہ چالیسویں آیت ہے سورۃ الاحزاب کی اور اس پہ عام تبصرے لوگ کرتے ہیں کہ یہاں پر خاتم النبیین کہا گیا نبی پاک کو جس کے معنی ہے اس کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا یہ ہمارے ہاں ترجمہ کیا جاتا ہے۔

اور مسئلہ یہ ہے یہ قوم جو ترجمے جو کر رہی ہے یہ نہ تو رجال کے معنی جانتی ہے کہ رجال کسے کہتے ہیں اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہے کہ نبی کا لفظ کیا ہے اور نبی کسے کہا گیا ہے یہاں پر ایک عقیدہ ہے ہمارے مسلمانوں میں کہ نبی ایک زمانہ تھا جب اللہ نبی بھیجتا تھا جن کے ساتھ اللہ باتیں کرتا تھا اور پھر وہ اللہ کا پیغام دیتے تھے اور پھر وہ سلسلہ پیغام دینے والوں کا ختم ہو گیا اور پھر ایک رقم سنائی جاتی ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے اور اس کے بعد آخری نبی نہ کوئی اور آئے گا نہ کسی اور نے آنا ہے یہ عقیدے کیسے گھڑے گئے گھڑنے والے اس عقیدے سے کہ یہ آخری ہے کہ اس کے بعد کوئی نہیں آئے گا یہ عقیدہ ایرانیوں نے گھڑا مسلمانوں کیلئے۔ کہ نہ رہے کا بانس تے نہ وجے گی بانسری۔

ایدو بادا اینا وچا ایہہ گل ای مکا دیوں قصہ ہی ختم کر دیو کیونکہ ایک نبی محمد عربی نے دنیا کی اینٹ سے اینٹ سے بجا دی تھی نظام سرمایہ داری کی اور اس ظلم کے نظام کی اور کہا کے اس کے بعد ایسا کرو کہ ہرگز ہرگز کوئی دوسرا اٹھ ہی نہ سکے کوئی آ ہی نہ سکے کوئی دوسرا ایک نبی ﷺ نے جو کام کر کے دیکھایا تھا کہ یہ چیز کہ مسلمانوں کے اندر کے ایسا دوبارہ سے مسلمانوں کے اندر لیڈر اٹھے ہی نہ اس دروازے کو ہی بند کر دو سازش جو کی گئی ہے مسلمانوں کے خلاف وہ اتنی ماسٹرلی سازش ہے کہ اس کا اندازہ ہی نہیں آپ کو لیکن بے حد اہم ہے کہ اس چیز کو آپ اچھی طرح سے سمجھے پہلا لفظ ہے "رجال" یہ لفظ 73 مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے اور 28 مرتبہ "رجال"، 1 مرتبہ رجل، 29 مرتبہ رَجُل، اور 15 مرتبہ اسی طریقہ سے رُجُل استعمال ہوا ہے اب "رجال" اسے کہتے تھے عرب جو مردوں میں شیر مرد تھے حلانکہ سارے مرد "رجال" ہیں جب ہم کہتے ہیں کہ وہ مرد بچہ ہے تو کہا گہا ہے اس آیت میں یہاں Appointments ہو رہی ہے نبی پاک ﷺ اپنی مملکت کے اندر مختلف لوگوں کی جو Delegates ان کی تعیناتی کر رہے اب ظاہر ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خیال ہوگا یہ یہاں فیوریٹیزم چل رہا ہے تو کہا کہ تم میں سے کسی ایک شیر مرد کے وہ باپ نہیں ہے وہ سب کے باپ ہیں تم سب کے مائی باپ ہیں اور یہی رول ہوتا ہے ایک لیڈر کا جو کسی قوم کا لیڈر ہوتا ہے جسے نبی کہا ہے اس کا یہی رول ہوتا ہے کہ وہ کسی ایک کا باپ ہی نہیں ہوتا سب کا مائی باپ ہوتا ہے، ماں باپ ہوتا ہے سردار ہوتا ہے۔

اور قرآن کریم میں یہ لفظ نبی انہی معنوں میں استعمال کیا اب اتنی بڑی مملکت میں یہ نبی لفظ اب اس پہ غور کیجیے کہ نبی کسے کہاں گیا ہے یعنی اَنباء، خبر کو نیوز کو انفارمیشن کو اَنباء کہتے ہیں آپکو یاد ہوگا جب آپ کے ہاں پاکستان میں عربی کی خبریں آتی تھی الانباء، نباء، نیوز، کہتے ہیں خبروں کو سمجھے جیسے ابھی سعد رضوی کی ویڈیو چل رہی ہے کوئی کہہ رہا ہے سعد رضوی ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ سعد رضوی نہیں ہے وہ ایک آدمی ہے وہ جوتے مار رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے یہ پراپیگنڈا کی ویڈیو بنائی گئی ہے کوئی کیسے آپ نے دیکھا ہر آدمی ایک مختلف قسم کی خبر دے رہا ہے ہر آدمی عہد نبوی میں یہ قانون تھا اور بھی دنیا میں اسی قانون کو نافذ کرنے کی گورنمنٹس کوشش کرتی ہیں کہ وہ سچ بولیں اور لوگوں کو ایک خبر ایک سوچ سے ملے ایسا آدمی، امریکہ میں ایک آدمی ہے جو ایگزیکٹ نیوز دیتا ہے وہ واٹس ہاؤس کا سپوک پرسن کہلاتا ہے وہ اٹھ کر خبر دیتا ہے اور پھر ہمارے ہاں جو ترجمہ کیا جو سنائی جاتی ہے خبریں کے وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے یہ بات کہی ہے اب وائٹ ہاؤس کی سنائی ہوئی خبروں پر ایمان ہے مانتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں کہ بلکل جھوٹ بول رہا ہے اس لیئے کہ لوگوں کا ایمان نہیں ہے اتنے جھوٹ بولے ہیں وائٹ ہاؤس میں لیکن کچھ لوگ ہے۔۔

جاری ہے۔۔۔

خطبہ: ڈاکٹر اثر الاسلام سید

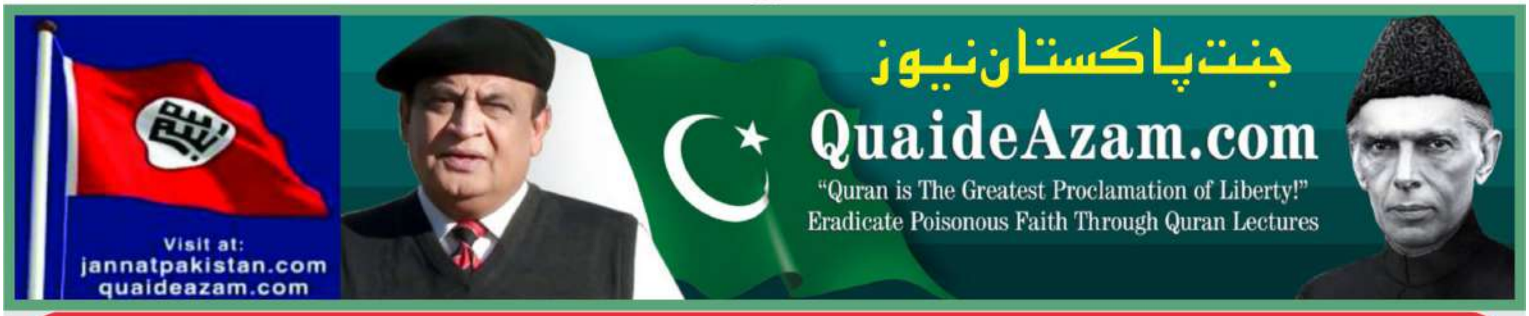

اللہ کی زمین اللہ کا نظام ۔۔رزق کی مساوی تقسیم

دو ہزار گیارہ میں وطن عزیز پاکستان میں ایک ایسی پارٹی رجسٹرڈ ہوئی جسکا نعرہ ہے اللہ کی زمین اللہ کا نظام رزق کی مساوی تقسیم جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

کیونکہ یہ بات تو اظہر من الشّمس ہے کہ وہی ممالک فلاحی ریاست بنے جہاں کے عوام نے جہاں کی گورنمنٹ نے اس نظام کو عملی طور پر اپنے ممالک میں نافذ کیا اور آج وہ ممالک جنت ارضی کا نمونہ پیش کرتے ہیں جبکہ یہی نظام جنت پاکستان پارٹی نافذ کرنا چاہتی ہے۔

جسکے امیر ڈاکٹر اثر السلام سید ہیں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے خاندان سادات کے چشم، و چراغ ہیں امریکہ میں بطور سائیکا ٹرسٹ پریکٹس کرتے ہیں اور پارٹی چلانے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریسرچر بھی ہیں جنکے سینے میں نوع انسانی خاص طور پر پاکستان ہونے کے ناطے ہماری قوم کے لیے احساس سے لبریز دل دھڑکتا ہے جو پاکستانی عوام کو غلامی کی زندگی سے نکالنے کے لیے پرعزم ہیں متعدد پاکستانیوں کی زندگیاں انکے احساس کی بدولت سکھی ہوچکی ہیں اپنے دوٹوک موقف ۔۔ بے باک نظریات اور دبنگ انداز بیاں انکی پہچان ہے وہ پاکستانی عوام کو غیرت ملی کا سبق دیتے ہیں جو سرمایہ دارانہ نظام کے ظالم پنجوں سے عوام کو بچانا چاہتے ہیں جنکا قول، و فعل ایک ہے جو ہمارے گھسے پٹے سیاست دانوں کی طرح وعدوں کی پھکی نہیں بیچتے بلکہ وہ حقیقت بیان کرتے ہیں سچ کو سچ کہنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے انکو دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انکی آواز کو دبانے کے لیے انکے تمام سوشل میڈیا چینلز کو بار بار بندش کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ سائٹس مستقل بلاک کردی گئی ہیں مگر انکا نظریہ آج پاکستان کے سب صوبوں میں نظر آنا شروع ہوچکا ہے پاکستان کے سیاسی ایوانوں میں انکے نام کی گونج سنائی دینا شروع ہوچکی ہے پاکستانی عوام کو سمجھ آنا شروع ہوچکی ہے کہ اگر کوئی پارٹی عوام کو حالات کی دلدل سے نکال سکتی ہے تو جنت پاکستان پارٹی ہے۔

پاکستان کو ڈاکٹر اثر السلام سید جیسے بے باک نڈر باکردار لیڈر کی اشد ضرورت ہے ہمارے سیاست دان تو صرف عوام سے ووٹ بٹورنے کے لیے امریکہ پر تنقید کرتے ہیں ورنہ کس کی جرات ہے کہ امریکہ کے کسی حکم سے روگردانی کرسکے مگر ڈاکٹر صاحب وہ واحد ہستی ہیں جو امریکہ میں بیٹھ کر امریکہ پر تنقید کرتے ہیں جو غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہنے کا حوصلہ رکھتے ہیں یہ قوت عطائے خداوندی کے بعد انکے پاک صاف کردار کی بدولت ہے۔

تو پھر آئیں جنت پاکستان پارٹی کے ورکر بن کر اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کرنے میں اپنا حصہ ڈالیں کیونکہ اللہ کے نظام میں ریاست حقیقی ماں کا کردار ادا کرتی ہے جہاں لوگوں کی عزت نفس کو کچلا نہیں جاتا جہاں سب میں رزق کی مساوی تقسیم کی جاتی ہے جہاں سرمایہ دار عوام کا خون نہیں چوستا جہاں سچ کو پزیرائی ملتی ہے جہاں جھوٹ کو رسوائی ملتی ہے، جہاں قانون کا بول بالا ہوتا ہے، جہاں انصاف مرتبہ دیکھ کر نہیں دیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جاتا ہے ، جہاں غریب کی عزت محفوظ ہوتی ہے، جہاں ہر کام میں نظم، و ضبط ہوتا ہے، جہاں لاقانونیت نہیں ہوتی ، جہاں سب برابر ہوتے ہیں ، جہاں لوگوں کا جسمانی معاشی معاشرتی استحصال نہیں کیا جاتا ، جہاں عوام کو حقیقی سہولیات مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، جہاں عدل ہوتا ہے، جہاں دو قانون نہیں ہوتے، جہاں مزہب کی آڑ لے کر کسی کو زندہ نہیں جلایا جاتا ، جہاں ہر انسان کو اپنے اپنے عقیدے اور نظریات کی کھلی آزادی ہوتی ہے ، جہاں لوٹ مار کا بازار گرم نہیں ہوتا۔

یہ ہے جنت پاکستان پارٹی کا نظریہ، یہ اس مرد قلندر کا نظریہ جسکو دنیا ڈاکٹر اثر السلام سید کے نام سے جانتی ہے

تحریر: بلال ساغر

اگر آپ اپنی تحریر شاعری نیوز لیٹر میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو اس ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔

www.jannatpakistannews786@gmail.com یا اس نمبر پر واٹس ایپ کریں 0301-5758221